Ki̲miya-e Sa'adat

(Alchemy of Good Fortune / Happiness)

Ima̲m Muh̲ammad al-Ghazza̲li

rah̲matulla̲h 'alayh (1058 - 1111 CE)

Taught by

Shaykh Prof. Dr. Muhammad Ahmed Qadri

(May Allah grant him long life with health, Aameen)

June 1 2012 / Rajab 1433

Urdu Notes by

Mrs. Nazia Tariq Akbani

Houston, TX

USA

Islamic Educational and Cultural Research Center

USA and Canada

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام غزالی

آپ کا نام محمد ، کنیت ابوحامد ، نسبت غزالی۔ لقب زین العابدین ۔ حجۃ الاسلام کے نام سے بھی مشہور ہوئے۔

آپ 450 ہجری میں ایران کے شہر طاہران میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب دھاگے کی تجارت کرتے تھے۔ غزل کے معنے چرخے سے سوت کاتنے کے ہیں اور اسی مناسبت سے آپ غزالی کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس دور میں نسبت کا طریقہ پیشے کے اعتبار سے رائج تھا خوارزم اور ایران میں۔ جیسے عطار کو عطاری کہتے ہیں۔

امام غزالی نے نیشاپور کے مشہور مدرسۂ نظامیہ میں تعلیم حاصل کی۔ وہ امام الحرمین ضیاء الدین کے درس میں شامل ہوئے جو مدرسے کے معلم اعلیٰ تھے۔ امام الحرمین نے 478 ہجری میں وفات پائی اور امام غزالی ان کے قائم مقام مدرسے کے معلم اعظم مقرر ہوئے۔ نیشاپور کے مدرسے کے علاوہ نظامیہ بغداد بھی اس دور میں علوم کا مرکز تھا۔

امام غزالی کی طبیعت ہمیشہ تحقیقات کی طرف مائل رہتی تھی۔ مختلف مذہبی فرقوں کے عقائد کا مطالعہ کیا۔ شیخ شبلی ، بایزید بسطامی اور ابو طالب مکی کی تصانیف کو پڑھا۔

تصوف اور سلوک دراصل عملی شے ہے۔ کتابیں پڑھنے سے نتیجہ نہیں ملتا۔ جیسے قرآن عظیم کا مفہوم جاننا صرف پڑھ لینے سے ممکن نہیں۔ اس کے لئے تفسیر کی گہرائی میں جانا ہوگا۔ 488 ہجری کا زمانہ تھا دل میں تڑپ اٹھی کہ تصوف کی طرف جاؤں آہستہ آہستہ دنیا سے دل اچاٹ ہوگیا۔ درس و تدریس بند کردی۔ گھر بار چھوڑ دیا۔ بے چینی اور اضطراب کا عالم طاری ہوگیا۔ جسم پر صرف کمبل لے لیا۔ لذیذ غذائیں چھوڑ کر صرف پتے کھاتے تھے۔ ملک شام کے شہر دمشق پہنچے اور پوری توجہ سے ریاضت اور مجاہدے میں مشغول ہوگئے۔

وہاں ان کو ان کے مرشد کامل مل گئے ۔ ابو علی فضل
بن محمد فارمدی شافعی تھے اور اپنے وقت کے نامور عالم اور
بزرگ ۔ سالہا سال تک مرشد نے مجاہدہ کیا اور روزے رکھے ۔ امام
غزالی نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہی کے ہو رہے ۔ امام
غزالی کی بیعت نے ان کی دنیا ہی بدل ڈالی ۔ مرشد کی نظر ایسی
آپ پر پڑی کہ اللہ اکبر ۔ اپنے وقت کے ولی بن گئے ۔
مرشد کی نگاہ سے بڑے بڑے مراتب آپ کو مل گئے ۔ تربیت کی
وجہ سے بارگاہِ رسالت میں مقبولیت حاصل ہوئی ۔ آپ کو باقاعدہ
بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو
دعا دی ۔ یہ دعا کیا تھی نظر کیمیا تھی محمد غزالی کی دنیا ہی
بدل گئی ۔ وہ کچھ ہوا کہ جس سے وہ عظیم امام غزالی بن گئے ۔
آپ ہمیشہ نہایت سادہ اور معمولی لباس پہنتے تھے ۔
لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے ہزاروں مریدین ہیں آپ اچھا لباس کیوں
نہیں پہنتے ۔ فرمایا دنیا میں مسافر کی طرح مقیم رہو ۔ جب
حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مسافروں کی طرح رہے تو میری
کیا حیثیت ۔

آپ نے کل عمر 55 یا 54 سال کی پائی ۔ اس مختصر عمر میں آپ
نے عالی شان خدمات انجام دیں اور بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں ۔
یہ سب اللہ کے کرم سے تھا ۔ آپ نے 20 برس کی عمر سے تصانیف کا سلسلہ
شروع کر دیا اور آخر عمر تک علم و تصوف کے موضوع پر سینکڑوں کتابیں
لکھیں ۔ آپ فتوے کا جواب بھی دیتے تھے ۔ ان کی چند کتابوں کے نام :

اسماء الحسنیٰ ۔ اسرار و معاملات ۔ انوار الالہیہ ۔
جواہر القرآن ۔ حقیقت الروح ۔ خلاصۃ الرسائل ۔
فتاویٰ ۔ قواعد و عقائد ۔ کیمیائے سعادت ۔
مشکوٰۃ الانوار ۔ معراج السالکین ۔ منہاج العابدین
وغیرہ وغیرہ

14 جمادی الثانی 505 ہجری طابران کے مقام پر اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان کے بھائی احمد غزالی ان کی وفات کے دن کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

پیر کے دن صبح سویرے اٹھے فجر کی نماز ادا کی۔ کفن منگوایا۔ آنکھوں سے لگایا اور لیٹ گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ جسم سے روح پرواز کر گئی۔

حضرت مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ اللہ والوں کی موت عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اللہ والوں کی موت دراصل ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔

امام غزالی روحانی اور برزخی زندگی میں زندہ ہیں اور لوگوں کے دلوں میں بھی ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

مجاہدہ: تصوّف کی اصطلاح میں مجاہدہ کے معنی کوشش اور جدوجہد کے ہیں۔

اپنے نفس سے لڑنا مجاہدہ کہلاتا ہے۔ خواہشات، نفرت، لالچ اور دیگر ہلاک کرنے والی چیزوں سے لڑنا مجاہدہ ہے مجاہدے کے نتیجے میں بڑے ولی پیدا ہوتے ہیں۔

چونکہ شیطان دل و دماغ کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس لئے اپنے نفس پر قابو پانا ولایت کے ملنے کی دلیل ہے۔

تصوف اور معرفت کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے سیڑھی مجاہدہ ہے۔

کیمیائے سعادت

چونکہ انسان اپنی پیدائش کے لحاظ سے ناقص ہے اس لیئے اسے درجۂ کمال تک پہنچانا مجاہدے کے بغیر ناممکن ہے۔ ہر شخص اسے نہیں جانتا۔ اس کتاب میں ایسی کیمیا کے اجزا کا بیان کرنا مقصد ہے جو کیمیائے سعادتِ ابدی ہے

تانبے اور سونے میں زردی اور بھاری پن کے سوا کوئی فرق نہیں۔ دولت دنیا خود معمولی چیز ہے۔ سب سے قیمتی شے آخرت کی کامیابی ہے۔ اس کتاب میں بیان کردہ کیمیا کی سعادت ابدی ہے

کیمیائے سعادت ایک خوبصورت کتاب ہے جو فارسی زبان میں ہے۔ اس کا دیباچہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔

رب کریم کا شکر و حمد بارش کے قطروں اور زمین و آسمان کے زروں کے برابر۔ شکر و حمد اس خدا کے لئے ہیں بزرگی اور بھلائی جس کی خاصیت ہے۔ جس کے سوا کوئی راہ نہیں۔ اس کی معرفت میں ہم اپنی عاجزی اور بے کسی کا اقرار کرتے ہیں۔

ہزاروں درود و سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے کائنات کو روشن کیا۔ درود لامحدود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام پیغمبروں کے رہبر و رہنما اور ان کے اہل بیت پر کہ ہر ایک امت کا راہ دکھلانے والا ہے۔

اے عزیزو اس بات کو جان لو کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کھیل اور فضول کاموں کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اس کی زندگی بے مقصد نہیں ہے۔ وہ ازلی نہیں ہے مگر ابدی ضرور ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ وہ مشقت کی گھڑی میں آلائش سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسفل السافلین سے لے کر اعلیٰ ترین مقام تک سب اسی کا ہے۔ وہ غصے اور خواہش ان دو چیزوں پر قابو پالے تو ملائکہ کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

بار بار اللہ کو دیکھنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ اس کے دل کی دنیا بہشت بن جاتی ہے۔ وہ ہر لالچ سے دور ہو جاتا ہے۔
ابتدائے پیدائش میں آدمی کی اصل ناقص ہے اس لئے اس کو نقصان سے گزرنا ہوتا ہے لیکن کوشش کرکے وہ اپنے اندر کے جانور کی کثافت کو پاک کر دیتا ہے اور پھر اس میں ملائکہ کی صفات یعنی نفاست آجاتی ہے اور انسان کیمیائے سعادت حاصل کر لیتا ہے۔

اس کی پہلی فصل:

کیمیائے سعادت آسمان میں فرشتوں کے پاس اور انبیاء کرام کے پاکیزہ دلوں میں ہوتا ہے۔

اللہ وہی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں رسول مبعوث کیا جو تعلیم دیتا ہے اور دلوں کو صاف کرتا ہے۔

یزکیھم: پاک صاف کرتا ہے۔ جانوروں کی صفات کو نکال دیتا ہے۔ تزکیہ کرتا ہے۔

یعلمھم: تعلیم دیتا ہے۔ صفات ملائکہ کا لباس پہناتا ہے۔

اعلیٰ ترین چیز یہ ہے کہ انسان دنیاوی کیمیاؤں یعنی شان و شوکت سے منہ پھیر لے۔ اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرے اور سب سے الگ ہو کر اسی کا ہو جائے۔ اپنا سب سے پہلا رشتہ اللہ خالق کائنات اپنے رب کریم سے جوڑ لے۔

اللہ سے رشتہ جوڑنے کے لئے ہر روز عشاء کے بعد ذکر۔ ہر نماز کے بعد تین یا پانچ مرتبہ کلمۂ طیبہ کا ذکر اور سونے سے پہلے ۱۵ منٹ کا ذکر بہت مؤثر اور افضل ہے۔

بُرے اخلاق سے دور رہو جس سے دل میلا اور سخت ہوتا ہے۔ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے اور بُرے کاموں سے روکے۔

ان چار چیزوں کا جان لینا کامیابی کی دلیل ہے۔

(1) انسان اپنے آپ کو پہچانے ۔ (2) اللہ کو پہچانے

(3) دنیا کی حقیقت کو پہچانے

~~(3) اللہ کو پہچانے~~

(4) آخرت کی حقیقت کو پہچانے

اللہ کے احکامات کو بجا لانا۔ اپنی حرکات و سکنات کو پہچاننا اور اللہ کے حکم کے تابع کر لینا سعادت ابدی و دائمی ہے۔
یہ ظاہر سے تعلق رکھنے والے ارکان ہیں۔
باطن سے تعلق رکھنے والے دو ارکان یہ ہیں:

<u>رکن اوّل</u> : بُرے اخلاق، کنجوسی، غرور، تکبر و حسد سے بچنا۔ انہیں اخلاق رذیلہ کہا جاتا ہے، یہ ہلاک کرنے والی خصلتیں ہیں۔ یہ مہلکات ہیں۔

<u>رکن دوم</u> : دوسرا رکن اچھے اخلاق ہے جیسے محبت، شکر، توکل، احسان۔ انہیں منجیات یعنی نجات دینے والا کہتے ہیں۔

<u>دس اصول</u> :

(1) اہل سنت کے عقائد (2) طلب علم (3) طہارت
(4) نماز (5) زکوٰۃ (6) روزہ
(7) حج کے مسائل (8) تلاوت قرآن کے آداب
(9) ذکر و دعا (10) کھانے کے آداب

اس میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان بھی شامل ہے

نجات حاصل کرنے کا بیان منجیات :

1) توبہ کا بیان 2. نیت 3) مراقبہ 4) درویشی
5) صبر و شکر 6) اخلاق 7) توحید و توکل
8) محبت و عشق الہی 9) تفکر 10) موت کی یاد

دعا : اے اللہ میری نیت کو ریاکاری سے پاک صاف کر دے۔
اپنی دوستی اور محبت کا دروازہ کھول دے۔

مسلمان ہونے کے چار عنوان ہیں :

اپنے آپ کو پہچاننے کا بیان۔ اپنے آپ کو پہچاننا اللہ کو پہچاننے کی کنجی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں خود ان کی اپنی ذات میں دکھائیں گے تاکہ واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے۔ اپنے آپ کو جانور بھی پہچانتے ہیں مگر یہ معرفت نہیں ہے۔ جب بھوک ہو تو کھاتا ہے، غصہ ہو تو لڑتا ہے یہ پہچان نہیں ہے۔ تجھے اپنی حقیقت ڈھونڈنا ہے۔ کہاں سے آیا ہے؟ کہاں جائے گا؟ کیوں دنیا میں آیا ہے؟ تیری بدبختی کس میں ہے اور تیری خوش بختی کہاں ہے؟ جانور اور ملائک میں سے کون تیری اصل کے قریب تر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے اور سعادت الگ الگ ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ جس نے نہ جانا اس نے اپنا نقصان کیا۔

اس کتاب کیمیائے سعادت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اپنے مقصد حیات سے روشناس کرایا جائے۔

نازیہ طارق آکبانی - ہوسٹن